احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 3 نومبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 3 نومبر 2001ء 16 شعبان 1422 ہجری - 3 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 252

خدا کا رسول بلاتا ہے

حضرت عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں تیروں کی یکدم بوچھاڑ کی وجہ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور پیچھے بھاگنے لگے مگر رسول اللہؐ اپنے خچر پر برابر آگے بڑھتے رہے اور فرمایا اے عباس بیعت رضوان کرنے والوں کو بلاؤ - چنانچہ صحابہ اس طرح واپس لوٹے جس طرح گائے بچوں کی طرف مڑتی ہے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کیا اور اسے شکست دی۔

(صحیح مسلم کتاب الجھاد باب غزوہ حنین حدیث نمبر 3324)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے وفادار اور مطیع فرمان تھے کہ کسی نبی کے شاگردوں میں ایسی نظیر نہیں ملتی اور خدا کے احکام پر ایسے قائم تھے کہ قرآن شریف ان کی تعریفوں سے بھرا پڑا ہے لکھا ہے کہ جب شراب کی حرمت کا حکم نافذ ہوا تو جس قدر شراب برتنوں میں تھی وہ گرادی گئی اور کہتے ہیں کہ اس قدر شراب بہی کہ نالیاں بہہ نکلیں اور پھر کسی سے ایسا فعل شنیع سرزد نہ ہوا اور وہ شراب کے پکے دشمن ہو گئے دیکھو یہ کیسا ثبات اور استقلال علی الطاعت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت جس وفاداری - محبت اور ارادت اور جوش سے انہوں نے کی کبھی کسی نے نہیں کی - موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کے حالات پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کئی بار پتھراؤ کرنا چاہتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تو ایسے کمزور اور ضعیف الاعتقاد تھے کہ خود عیسائیوں کو تسلیم کرنا پڑا ہے اور حضرت مسیح آپ انجیل میں سست اعتقاد ان کا نام رکھتے ہیں انہوں نے اپنے استاد کے ساتھ سخت غداری کی اور بے وفائی کا نمونہ دکھایا کہ اس مصیبت کی گھڑی میں الگ ہو گئے ایک نے گرفتار کرا دیا دوسرے نے لعنت بھیج کر انکار کر دیا -

مگر صحابہؓ ایسے ارادت مند اور جاں نثار تھے کہ خود خدا تعالیٰ نے ان کی شہادت دی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جانوں تک دینے میں دریغ نہیں کیا اور ہر صفت ایمان کی ان میں پائی جاتی ہے عابد' زاہد' سخی' بہادر اور وفادار' یہ شرائط ایمان کی کسی دوسری قوم میں نہیں پائی جاتیں -

جس قدر مصائب اور تکالیف صحابہؓ کو ابتدائے اسلام میں اٹھانی پڑیں ان کی نظیر بھی کسی اور قوم میں نہیں ملتی - اس بہادر قوم نے ان مصیبتوں کو برداشت کرنا گوارا کیا لیکن اسلام کو نہیں چھوڑا ان مصیبتوں کی انتہا آخر اس پر ہوئی کہ ان کو وطن چھوڑنا پڑا اور نبی کریمؐ کے ساتھ ہجرت کرنی پڑی اور جب خدا تعالیٰ کی نظر میں کفار کی شرارتیں حد سے تجاوز کر گئیں اور وہ قابل سزا ٹھہر گئیں تو خدا تعالیٰ نے انہیں صحابہؓ کو مامور کیا کہ اس سرکش قوم کو سزا دیں چنانچہ اس قوم کو جو مسجدوں میں دن رات اپنے خدا کی عبادت کرتی تھی اور جس کی تعداد بہت تھوڑی تھی جس کے پاس کوئی سامان جنگ نہ تھا مخالفوں کے حملوں کو روکنے کے واسطے میدان جنگ میں آنا پڑا - اسلامی جنگیں دفاعی تھیں -

(ملفوظات جلد دوم ص 461-462)

ایک صحابیؓ کا جوش عبادت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں -

ایک صحابیؓ دن کو روزے رکھتے اور رات کو عبادت کرتے تھے - وہ حضرت سلمان فارسیؓ کے دوست تھے - ایک دفعہ سلمانؓ ان کے گھر تشریف لے گئے تو ان کی بیوی کے کپڑے خراب تھے - انہوں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ بھاوجہ صاحبہ آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے کپڑوں کی حالت کیونکر اچھی ہو تمہارے بھائی کو تو بیوی سے کچھ غرض ہی نہیں - وہ تو دن بھر روزے اور رات کو عبادت میں مشغول رہتے ہیں - حضرت سلمانؓ نے کھانا منگوایا - اس دوست کو کہا کہ آؤ کھاؤ - انہوں نے جواب دیا کہ میں روزے دار ہوں - تو حضرت سلمانؓ نے ناراضگی ظاہر کی تو مجبوراً اس صحابیؓ نے آپ کے ساتھ کھانا کھایا - پھر حضرت سلمانؓ نے جب رات ہوئی تو چارپائی منگوا کر ان کو کہا کہ سو جاؤ - انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ میں رات کو عبادت کیا کرتا ہوں تو پھر حضرت سلمانؓ نے ان کو زبردستی سلا دیا......

آخر ان کا معاملہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش ہوا تو آپؐ نے اس صحابیؓ کو فرمایا کہ تمہارے متعلق ہمیں یہ بات پہنچی ہے تو انہوں نے یہ عرض کیا کہ بات تو جیسے حضورؐ کو کسی نے پہنچائی وہ صحیح ہے - تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ان لنفسک علیک حقا ولزوجک علیک حقا یہ بھی فرمایا تھا ولعینیک علیک حقا تیرے پر نفس کے بھی حقوق ہیں تیری بیوی کے بھی حقوق ہیں - اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (اس کی مراد اس سے یہ تھی) کہ میں تو خوب مضبوط ہوں آپؐ مجھے کچھ تو اجازت دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایک مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو (چاندکی تیرہ' چودہ' پندرہ) اس نے پھر کہا یا رسول اللہؐ (مطلب یہ تھا کہ میں بہت طاقتور ہوں آپؐ مجھے اور اجازت دیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا دو دن افطار کر کے ایک دن روزہ رکھ لیا کرو - اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ...... تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا - سب سے بڑھ کر تو صوم داؤدی تھا - تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کر لیا

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 181

جمعہ کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایک حقیقت افروز بیان جو ہر احمدی کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے فرمایا:

"مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کیلئے (بیت الذکر) میں نہ جاسکے۔ میں اس وقت بالغ نہ تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں تاہم جمعہ پڑھنے کیلئے (بیت) کو آرہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا۔ اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو شکل اس وقت یاد نہیں رہ سکتی مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام ہے وہ اب قادیان میں ہی رہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ واپس آرہے ہیں کیا نماز ہوگئی ہے؟ انہوں نے کہا آدمی بہت ہیں بیت میں جگہ نہیں تھی میں واپس آگیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا (بیت) میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت صاحب کا ادب ان کے نبی ہونے کی حیثیت سے کرتا تھا۔ **میں نے دیکھا آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔** جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہوگئے لیکن اب جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ کیا آج لوگ (بیت) میں زیادہ تھے؟ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ میں خود تو (بیت) میں گیا نہیں تھا معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا مجھے اس کی بات سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے میں ان کی بات سے یہ سمجھا تھا (بیت) میں جگہ نہیں۔ مجھے یہ فکر ہوئی کہ اگر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا بتانے والے کو ہوئی ہے دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا ہاں حضور آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کیلئے یہ سامان کردیا کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرادی یا فی الواقع اس دن غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ **بہر حال یہ ایک واقعہ ہوا ہے جس کا آج تک میرے قلب پر ایک گہرا اثر ہے۔**"

(الازھار لذوات الخمار جلد اول۔ طبع دوم صفحہ 175 مرتبہ حضرت سیدہ ام متین۔ ناشر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دین حق کی ترقی کا جہان نو

محترم مولانا محمد علی صاحب ایم اے سابق امیر انجمن اشاعت لاہور (بیعت 1897ء۔ وفات 13 اکتوبر 1951ء) کے قلم سے:۔

1894ء میں بی اے پاس کرنے کے بعد اور ان ایام میں جب میں ایم اے کی تعلیم حاصل کر رہا تھا اور مولوی عزیز بخش صاحب ٹریننگ کالج میں چلے گئے تھے۔ میں اسلامیہ کالج میں پروفیسر ریاضی ہوگیا اور اسی وقت سے میری ملاقات میرے دوست مکرم خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی جو میری طرح ایم اے میں تعلیم بھی حاصل کرتے تھے اور اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر بھی تھے، خواجہ صاحب مرحوم حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہو چکے تھے اور میں ابھی تک داخل نہ ہوا تھا لیکن خیالات میں اس قدر یگانگت تھی کہ ہمارے تعلقات محبت بہت جلد ترقی کر گئے۔ ان ایام میں بھی میں اخبارات میں بعض مضامین بھی حضرت صاحب کی تائید میں لکھتا تھا۔ گو ابھی تک بیعت نہ کی تھی۔ خواجہ صاحب کے ساتھ ان تعلقات پر دو اڑھائی سال گزر جانے کے بعد انہوں نے مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ ان کے ساتھ قادیان چلوں اور حضرت صاحب کی زیارت کروں۔

چنانچہ مارچ 1897ء میں خواجہ صاحب کے ساتھ (کچھ اور بھی احباب ساتھ تھے) قادیان گیا۔ قادیان کے دو چار دن کے قیام نے ہی ایک نیا عالم آنکھوں کے سامنے کھول دیا۔ گو آپ کی تحریروں سے بھی آپ کا وہ درد ظاہر ہوتا تھا جو دین کی ترقی کے لئے آپ کے لفظ لفظ میں نظر آتی تھی مگر صحبت میں رہ کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کا دن رات کا شغف سوائے اس کے کچھ ہے ہی نہیں۔ نماز فجر ہوئی تو بیٹھ گئے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کا ذکر ہے۔ تھوڑی دیر بعد سیر کو نکلتے ہیں تو سارے راستہ میں یہی گفتگو ہے۔ واپس آتے ہیں کھانے پر احباب کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو یہی ذکر ہے۔ نماز مغرب کے بعد عشاء تک پھر بیت میں بیٹھتے ہیں اور طرح طرح کے پیرایوں میں کہ (دین حق) کی صداقت کے سامنے دنیا کا کوئی دین ٹھہر نہیں سکتا۔ **یورپ میں دین حق کیونکر پھیل سکتا ہے، ہندوستان میں آریہ سماج کے مقابلہ کی کیسی ضرورت ہے۔ سکھوں کے پیشوا بابا نانک دینی صداقتوں سے کیسے متاثر تھے۔ خدا سے تعلق کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ نمازوں میں لذت کس طرح آتی ہے۔ قرآن کریم کو اپنا ہادی بنانے کی کیسی ضرورت ہے غرض ہر وقت بھی ایک شغل ہے جو دنیا کی مجالس میں کہیں نظر نہیں آتا** مجھے ٹھیک یاد نہیں کہ اس وقت کتنے دن قیام کیا۔ غالباً سات آٹھ دن تھے اور بالآخر خواجہ صاحب مرحوم کے ذریعہ ہی اس پاک انسان سے تعلق بیعت کی خواہش خود ہی ظاہر کی اور بیعت میں شامل ہوا

(تذکرہ انصار احمدیہ حصہ اول صفحہ 38-40)

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

قرآن کریم کا مذاہب عالم کی کتب میں امتیازی مقام

قرآن مجید کو مذاہب عالم کی کتابوں میں جو امتیازی مقام حاصل ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سابقہ کتب میں معجزات کا مضمون تو بیان ہوا ہے مگر معجزات میں سارا زور ظاہری مادی قسم کے معجزات پر ہے۔ مرگی کے بیماروں کو شفا دینا۔ بدروحوں کو نکالنا۔ سمندر پر چلنا۔ تھوڑے کھانے کو بڑھا دینا وغیرہ پر یہ کتب اپنے مدعیوں کی صداقت کے ثبوت کے طور پر انحصار کرتی ہیں۔ قرآن مجید کے بعد انسانیت بحیثیت مجموعی جس ذہنی نشوونما کے ارتقاء پر پہنچی اس کے بعد اس قسم کے معجزات انسانیت کے لئے باعث کشش نہیں رہے۔ قرآن مجید نے معجزات کے مضمون کو نئی بلندی عطا کی اور انسانی ذہن کی حدود سے بالا غیب کے علوم پیش کئے اور علمی معجزات دکھائے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات میں انسان کی روحانی اور جسمانی تخلیق کے ارتقائی مراحل کی نہایت لطیف تفسیر کے بعد فرمایا:

"یہ جو اللہ تعالیٰ نے مومن کے وجود روحانی کے مراتب ستہ بیان کرکے ان کے مقابل پر وجود جسمانی کے مراتب ستہ دکھلائے ہیں یہ ایک علمی معجزہ ہے اور جس قدر کتابیں دنیا میں کتب سماوی کہلاتی ہیں یا جن حکیموں نے نفس اور الٰہیات کے بارے میں تحریریں کی ہیں یا جن لوگوں نے صوفیوں کی طرز پر معارف کی کتابیں لکھی ہیں کسی کا ذہن ان میں سے اس بات کی طرف **سبقت** نہیں لے گیا کہ یہ مقابلہ جسمانی اور روحانی وجود کا دکھلاتا اگر کوئی شخص میرے اس دعویٰ سے منکر ہو اور اس کا گمان ہو کہ یہ مقابلہ روحانی اور جسمانی کسی اور نے بھی دکھلایا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس علمی معجزہ کی نظیر کسی اور کتاب میں سے پیش کرکے دکھلا دے۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 228)

جرمنی میں پہلی حافظ کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت جرمنی کو حافظ کلاس منعقد کرنے کا موقع ملا جو کہ تین ہفتوں کے لئے تھی۔ کلاس کا افتتاح مکرم محترم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی نے فرمایا۔ حافظ کلاس میں شمولیت کے لئے جرمنی بھر کے ریجنوں سے 38 طلباء انٹرویو کے لئے تشریف لائے تھے جن میں سے 18 طلباء کو منتخب کیا گیا۔ طلباء کی رہائش کا مکمل انتظام مرکز میں کیا گیا تھا جہاں طلباء تین ہفتے رہائش پذیر رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظام بڑا اعلیٰ تھا۔

مکرم مبارک تنویر صاحب مربی سلسلہ باقاعدہ کلاس کی تدریس اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیتے آتے رہے۔ حافظ کلاس کے شروع میں طلباء کو ڈیڑھ پارہ حفظ کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ طلباء نے ایک پارہ سے زائد حفظ کیا اور باقی طلباء نے بالترتیب ثلث، آدھ پارہ اور ربع تک یاد کیا۔

کلاس میں چار حفاظ نے بڑی محنت اور خلوص سے طلباء کو پڑھایا جن میں مکرم حافظ مبارک احمد صاحب، مکرم حافظ عمیر سعید صاحب، مکرم حافظ مبارک احمد ناصر صاحب اور مکرم حافظ عبدالحمید صاحب شامل ہیں۔

حافظ کلاس کو آئندہ جاری رکھنے کے لئے یہ تجویز پیش کی گئی کہ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب ہفتہ میں ایک دن چند گھنٹے ناصر باغ گروس گیراؤ میں رہیں جن سے طلباء استفادہ کریں اس کے علاوہ تین حفاظ کرام کے فون نمبرز طلباء کو دے دیئے گئے ہیں جن سے مسلسل رابطہ رکھا جا سکتا ہے اور حفظ قرآن کے سلسلہ میں سبق لیا اور سنایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں والدین اور بچوں سے بھرپور تعاون کی اپیل اور امید کی جاتی ہے۔

حافظ کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ 28 جولائی دوپہر ایک بجے عمل میں آئی۔ اجلاس کی صدارت مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج نے فرمائی۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کلاس کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ پیش کی۔ امام صاحب نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی نے اختتامی دعا کروائی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی۔ ستمبر 2001ء)

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت مصلح موعود کی
مجلس سوال و جواب

صحابی کی تعریف

ایک دوست نے صحابی کی تعریف دریافت کی حضور نے فرمایا

اس کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ جسے کسی کے پاس بیٹھنے یا اس کی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملے- لیکن (دینی) اصطلاح میں ان لوگوں کو صحابہ کہا جاتا ہے- جو نبی کے فیض صحبت کو حاصل کرنے والے ہوں-

عرض کیا گیا کہ کتنی صحبت پانے والا صحابی کہلا سکتا ہے حضور نے فرمایا

اسماء الرجال والوں نے جو بحث کی ہے- اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ صحابی کی یہ تعریف کی ہے کہ جس نے رسول کریم ﷺ کو یا رسول کریم ﷺ نے اس کو بحالت ایمان دیکھا ہو-

سفر کی حد

ایک دوست نے عرض کیا کہ سفر کی حد کتنی ہوتی ہے؟

حضور نے فرمایا:- جسے عرف عام میں سفر کہتے ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ وہ بھی سفر ہی ہے جس کے متعلق گھر سے عورت یہ کہے کہ ''وانڈھے گئے ہوئے ہیں'' یعنے سفر پر گئے ہوئے ہیں- اصل بات یہ ہے کہ دین اور اس کی تفصیلات پر عمل کی بنیاد تقوےٰ پر ہوتی ہے- جو شخص یہ نیت کرکے نکلے کہ میں سفر پر جا رہا ہوں- تو اس کے لئے وہ فاصلہ سفر ہی سمجھا جائے گا- خواہ چھوٹا ہو یا بڑا-

(الفضل ربوہ 9 راگست 1960ء)

قرض اور سود

فرمایا ایک دوست نے چند سوالات لکھ کر دیئے ہیں- پہلا سوال یہ ہے کہ ایک غرض مند کسی امیر سے بغرض تجارت کچھ روپیہ لیتا ہے- تو روپیہ دینے والا اس سے تجارت شروع کرنے سے قبل فیصلہ کر لیتا ہے کہ ایک ہزار کے بدلہ میں دس روپیہ ماہوار لوں گا اور اگر تجارت والے کو نقصان ہو جائے تو میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں گا- کیا یہ جائز ہے؟

فرمایا:-

یہ صورت جو بیان کی گئی ہے- اس میں چونکہ ایک رقم مقرر کر لی گئی ہے- اس لئے ناجائز ہے-

سوال نمبر 2

ایک غرض مند روپیہ کی اشد ضرورت کے لئے اپنا مکان کسی دوست کے پاس 1000 روپیہ میں رہن رکھ دیتا ہے- اور دس روپیہ ماہوار مکان کا کرایہ دیتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

فرمایا یہ وہی صورت ہے جو پہلے تھی یہ بھی سود ہے اور ناجائز ہے-

فرمایا عام طور پر جب لوگ اپنا مکان رہن رکھتے ہیں تو رہن رکھنے کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ آپ کسی اور کو کرایہ پر مکان دیں گے تو مجھے ہی کرایہ پر دے دیں- اس پر وہ اسے کرایہ پر مکان دے دیتا ہے- اور ایک رقم مقرر کر لیتا ہے- یہ صاف اور سیدھی بات ہے کہ جو شخص کسی جگہ روپیہ لگائے گا- وہ ضرور دیکھے گا کہ آیا مجھے اس سے کوئی معقول منافع ملتا ہے یا نہیں اس حد تک تو کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا- لیکن اگر شرح مقرر کر دی جائے اور کہا جائے کہ میں تم سے اتنے روپے ماہوار لوں گا- اور یہ رقم تم پر واجب ہوگی تو یہ سود ہوگا- لیکن اگر صورت یہ ہو- کہ کرایہ دینے والا یہ کہے کہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ اس مکان سے ستا مکان مجھے کوئی اور ملتا ہے- تو میں اس مکان کو چھوڑ دوں گا- اور وہاں چلا جاؤں گا- یا اگر مکانات کا کرایہ کم ہوا تو میں بھی کم کر دوں گا- اور اگر کم نہ کرو گے تو مکان چھوڑ کر چلا جاؤں گا- یا اگر مکان کا کرایہ بڑھ گیا- تو اس کے مطابق بڑھا کر دوں گا- اس طرح اگر مالک مکان کو یہ اختیار ہو کہ اگر کرائے بڑھ جائیں اور کرایہ دار کرایہ نہ بڑھائے- تو وہ اس کو نکال دے تو اس صورت میں مکان بندھے ہوئے نہیں ہوں گے اور ایسی صورت میں کرایہ پر اس آدمی کو مکان دے دینا جائز ہے- لیکن اگر کرایہ باندھ دیا ہے- اور وہ شخص اس کا لازماً پابند ہے کہ اسے اتنا ہی روپیہ باقاعدہ ادا کرنا ہوگا- جب تک کہ وہ تمام روپیہ ادا نہ کرلے تو یہ سود ہو جائے گا- ایسی غلطی انجمن سے بھی ہوئی ہے- میں نے انجمن کو فتوےٰ دیا تھا کہ تم اس طرز پر مکانات رہن لے سکتے ہو- بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے مکانوں کو باندھنا شروع کر دیا اور کہا کہ جب تک تم روپیہ ادا نہ کرو گے تمہیں اتنا روپیہ ماہوار باقاعدہ کرایہ ادا کرنا پڑے گا میں نے ان کو اس سے منع کیا اور کہا میرا مطلب یہ تھا کہ تم اس شخص کو مکان دے کر پھر اسے مجبور نہ کرو کہ اسی شرح کے مطابق روپیہ ادا کرتا رہے- اور جب تک سارا روپیہ واپس نہ کرے اس مکان کا کرایہ ادا کرتا رہے بلکہ اسے یہ اجازت ہونی چاہئے کہ اگر اسے کسی جگہ ستا مکان ملتا ہے تو اسے چھوڑ کر چلا جائے- یا اگر مکان کے کرائے سستے ہو جائیں- تو وہ اس کے کرایہ کو کم کر دے- اس طرح سے سود نہیں رہے گا-

مثلاً ایک شخص نے اپنا مکان تمہارے پاس گروی رکھا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں اس مکان میں رہنا چاہتا ہوں- تم مجھ سے دس روپیہ کرایہ لے لو- اگر چند دن کے بعد حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ کرائے گر جاتے ہیں اور جو دس روپے ادا کرتا تھا پانچ ادا کرنے لگ گیا ہے تو اس کا بھی حق ہوگا کہ وہ کہے کہ میں بھی اب پانچ روپیہ کرایہ ادا کروں گا- اور اگر تم اس بات پر راضی نہیں تو میں مکان چھوڑ دیتا ہوں- اس صورت میں وہ آزاد ہے- اسی طرح دوسری طرف اگر کرائے بڑھ گئے ہیں- اور بجائے دس کے بیس ہو گئے ہیں تو سود کی صورت میں کرایہ لینے والا مجبور ہوگا کہ دس روپے لے- لیکن آزاد صورت میں وہ کہے گا کہ اب بیس روپے کرایہ ہو گیا ہے- اس لئے تم بھی بیس روپے ادا کرو اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کو چھوڑ دو یہ صورت سود کی نہیں ہوگی-

سیٹھ اسماعیل صاحب آدم نے کہا کہ:-

''بمبئی میں ایک قوم ''بورا'' ہے ان میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی دوسرے شخص سے قرض لیتا ہے- تو واپسی کے وقت پندرہ بیس روپے زائد دے دیتا ہے-

حضور نے فرمایا:-

یہ تو رسول کریم ﷺ کی سنت ہے- حضرت مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے- کہ اس طرح ضرور کرنا چاہئے- کیونکہ اگر تم پر کسی نے احسان کیا ہے تو تمہیں بھی نیک سلوک کرنا چاہئے یہ سود نہیں کیونکہ سود تو وہ ہے جو مقرر ہو- اگر ہم اس طرح کرنے لگیں تو قرضے کی مشکلات ہی دور ہو جاتی ہیں- کیونکہ ہر شخص سمجھتا ہوگا- کہ اس نے میرے ساتھ احسان کرنا ہے- اس لئے وہ کہے گا کہ روپیہ لے لو- پس یہ صورت پسندیدہ ہے- ایک دفعہ کا واقعہ ہے- حضرت مسیح موعود نے کسی سے روپیہ لیا- اور جب واپس کیا تو ساتھ کچھ زائد رقم بھی دے دی اس نے کہا حضور میں تو یہ رقم بھی لینا نہیں چاہتا تھا کجا یہ کہ ساتھ زائد رقم ہو آپ نے فرمایا یہ مسنون طریق ہے- رسول کریم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے-

نظر لگ جانے سے کیا مراد ہے

فرمایا ایک دوست نے لکھا ہے کہ نظر لگ جانے کا نظریہ کہاں تک صحیح ہے- اور اگر کوئی گائے یا بھینس دودھ کم دینے لگے تو لوگ کہتے ہیں نظر لگ گئی- اس طرح چھوٹے بچے کے پیٹ میں درد ہو یا وہ روتا زیادہ ہو تو کہتے ہیں اس کو نظر لگ گئی ہے- اگر فصل اچھی یا خراب ہو جائے تو اسے بھی نظر لگنا کہتے ہیں- اس کا کیا مفہوم ہے-

حضور نے فرمایا:-

جہاں تک میرا تجربہ ہے اور جہاں تک میں نے اس پر غور کیا ہے اور اس علم کا خود بھی مطالعہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ نظر مسمریزم کا نام ہے- جب کسی چیز کی طرف انسان کی توجہ زیادہ ہو جاتی ہے تو اس کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے اور اس کے خیالات دوسرے کی طبیعت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں- مثلاً اگر کوئی شخص کوئی چیز کھا رہا ہے اور دوسرے کا اس طرف دھیان ہے اور اسے دیکھ کر اس کا دل چاہتا ہے کہ وہ کھائے- تو جب کسی شخص کے دل میں اس قسم کی حرص پیدا ہوتی ہے کہ کاش فلاں چیز میں کھاتا تو اگر اس کی طبیعت اس قدر لالچی ہوگی کہ اس کی توجہ پوری طرح ادھر لگ جائے گی کہ یہ کھا رہا ہے اور میں نہیں کھا رہا- تو دوسرے آدمی کی طرف اس کے خیالات منتقل ہو جائیں گے اور اس کی طبیعت میں انقباض پیدا ہو جائے گا- اور جو چیز انسان انقباض کی حالت میں کھائے وہ لگتی نہیں اور جب کوئی چیز لگے نہ تو لازمی طور پر نقصان ہوتا ہے- پس یہ تو ایک حقیقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا- میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کے عجیب عجیب نظارے دیکھے ہیں- کئی دفعہ میں نے ان کا اپنی تقریروں میں بھی ذکر کیا ہے مثلاً کسی کے ہاتھ جوڑ دئے اور کہا کہ اب ہاتھ کھولو- لیکن باوجود کوشش کے اس کے ہاتھ کھل نہیں سکتے- بیٹھے ہوئے پر اثر ڈالا اور کہا کہ اب تم اٹھ نہیں سکتے- آنکھیں بند کر دی ہیں تو نہیں کھلتیں- زبان بند کر دی ہے اور کہتا ہوں بات کرو لیکن نہیں کر سکتا-

غرض یہ واقعہ ہے کہ خیالات دوسرے میں منتقل ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں نظر لگنا ٹھیک ہے- مسمریزم کا اثر بالا رادہ ہوتا ہے- لیکن توجہ کے معنے یہ نہیں- کسی شخص کے خیالات کسی ایک طرف مرکوز ہو جائیں بغیر اس کے کہ اس پر مسمریزم سے اثر ڈالا جائے- اور یہ چیز عام ہوتی ہے- میں پچھلے سال ڈلہوزی میں تھا- میرے ہاتھ میں کوئی کھانے کی چیز تھی وہ گر گئی- یکدم میری ایک لڑکی اور اس کی والدہ کی ہنسنے کی آواز آئی میں نے اس کی والدہ سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا یہ لڑکی کہتی ہے کہ جب میں ابا جان کی طرف دیکھتی ہوں تو ان کے ہاتھ میں جو چیز ہو گر جاتی ہے- اور جب اس نے یہ کہا تو اسی وقت وہ چیز گر گئی اس سے ہم ہنس پڑیں اس کو ہم حرص اور لالچ کا نتیجہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ میرے ساتھ مل کر کھاتی ہے- لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کچھ مخلوط جذبات ہوتے ہیں جس کی وجہ اس طرح ہو جاتا ہے تو یہ چیزیں ایسی ہیں جو مشاہدات میں روزانہ آتی ہیں پس نظر لگ جانا ٹھیک ہے اور اس کا علاج بھی مقابل کی توجہ سے کیا جا سکتا ہے- اس دوست نے بھینس کے متعلق اور اسی طرح اور چیزوں کے متعلق پوچھا ہے- ان پر بھی اسی طرح اثر ہو جاتا ہے- مثلاً ایک شخص کسی کی بھینس دیکھتا ہے جو بہت دودھ دیتی

باقی صفحہ 4 پر

تحریک جدید کی برکات

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید

تحریک جدید کیا ہے

''تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم واستقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خداتعالیٰ کے عرش کو ہلادیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے''۔

(روزنامہ الفضل جلد 30 نمبر 280)

کیوں جاری کیا گیا

''تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہوجائے جس سے خداتعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کردیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگادیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ وہ عزم واستقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے''۔

(الفضل جلد 30 ص 280)

شمولیت کیوں ضروری ہے

''میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خداتعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 نومبر 1934ء)

کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں''

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 1937ء)

یہ مستقل تحریک ہے

''تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے''۔

(الفضل جلد 26 نمبر 271)

یہ الٰہی تحریک ہے

''میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کردیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خداتعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے''

(الفضل جلد 30 ص 280)

نیز فرمایا:۔

''میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اسی کا ہے''۔

(خطبہ جمعہ 15 نومبر 1935ء)

جملہ امور کی دہرائی

''میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کردے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے چاہئیں''۔

(خطبہ جمعہ مورخہ 26 مئی 1935ء)

نیز فرمایا:۔

''ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے''

(خطبہ جمعہ 19 اپریل 1935ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

''جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہئے اور ہر جگہ کی جماعت کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ میرا خطبہ جمعہ تفصیلاً یا خلاصۃً لوگوں کو جمعہ یا اتوار کے دن سنادیا کریں۔ جس شخص کے سپرد خداتعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا''۔

(الفضل جلد 30 نمبر 280)

تحریک جدید میں مدنظر امور

''(دعوت الی اللہ) اور تعلیم وتربیت دونہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم وتربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا، سادہ لباس خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جاسکتا''۔

(خطبہ جمعہ 18 نومبر 1938ء، الفضل جلد 26 نمبر 271)

مطالبات کا خلاصہ

''ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

1۔ اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

2۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

3۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کردینا جس کے نتیجہ میں (دعوت الی اللہ) کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔

4۔ چوتھے جماعت کو (دعوت الی اللہ کے) کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل 1939ء ص 3)

نیز فرماتے ہیں:۔

''تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لیتے ہو کہ خدا کو دھوکہ دے لوگے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا''۔

(الفضل جلد 25 نمبر 283)

جماعت احمدیہ کا فرض

''آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے''۔

(خطبہ جمعہ 16 نومبر 1934ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

''یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہئے۔ کہ ہماری جماعت خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خداتعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورداور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کرسکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1938ء ص 128)

عہدہ داران تحریک جدید

''خداتعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے .... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے۔ بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں''۔

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 1937ء)

بقیہ صفحہ 3

ہے اور اس کے گھر میں بھی ایک بھینس ہے لیکن وہ کم دودھ دیتی ہے تو اس کے دل میں غصہ اور نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس کا اثر جانور پر جا پڑتا ہے اور اس کا دودھ سوکھنا شروع ہوجاتا ہے۔ اور یہی نظر لگنا ہے۔

غیر احمدی والدین کے لئے دعا

ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدی والدین کے لئے دعا نہیں کرنی چاہئے فرمایا میں تو ان کے لئے دعا کا قائل ہوں۔ قرآن شریف نے صرف یہ کہا ہے کہ مشرک کے لئے دعا نہیں کرنی چاہئے۔

باقی غیر احمدی والدین کے لئے انسان ہر وقت دعا کرسکتا ہے۔ بلکہ اسے کرنی چاہئے۔

(الفضل 11 اگست 60ء)

شکرانے کی تحریک کفالت یکصد یتامیٰ

ایک تعارف

انوار احمد انوار مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ کا قیام 1889ء میں عمل میں آیا۔ اور 1989ء میں جماعت کو قائم ہوئے ایک سو سال ہوئے۔ خوشی کے اس بابرکت موقع پر جماعت کی ترقیات کے شکرانے کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دیگر تحریکات کی طرح یتامیٰ کی پرورش اور خبرگیری کے لئے جماعت کے سامنے تحریک **"کفالت یکصد یتامیٰ"** بھی پیش کی۔

حضور نے فرمایا کہ ابتدائی طور پر جماعت ایک سو یتیم بچوں کی پرورش اور کفالت کا انتظام کرے گی۔

ابتدائی مراحل کا کام مکمل ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 1991ء میں "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل ارکان کمیٹی کا تقرر فرمایا۔

1۔صدر صاحب کمیٹی۔
2۔سیکرٹری صاحب کمیٹی۔ (نائب ناظر ضیافت ہوگا)
3۔نمائندہ خصوصی۔
4۔نمائندہ مجلس انصاراللہ۔
5۔نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ۔
6۔نمائندہ لجنہ اماءاللہ۔
7۔نمائندہ لوکل انجمن احمدیہ۔
8۔نمائندہ بیوت الحمد سوسائٹی۔

ممبران کمیٹی کے ناموں کی منظوری ہر سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خود دیتے ہیں۔

طریق کار

ایسے بچے جن کے باپ فوت ہو جائیں لڑکے نابالغ اور بے روزگار ہوں یا بالغ اور طالب علم ہوں۔ لڑکیاں غیر شادی شدہ ہوں۔ اور ان سب کے گزر اوقات کے لئے ذرائع آمد نہ ہوں۔ ایسے تمام مستحق افراد کی اطلاع جماعتی نظام کے تحت دی جاتی ہے یا وہ خود رابطہ کرتے ہیں۔ یا دفتر خود اپنے ذرائع سے مستحق فیملیز کے بارہ میں معلومات حاصل کرتا رہتا ہے۔

معلوم ہونے پر دفتر کی طرف سے ایک کوائف فارم بھجوایا جاتا ہے۔ جسے پر کر کے فیملی کا سربراہ واپس دفتر بھجواتا ہے۔ پھر یتامیٰ کمیٹی کے اجلاس میں مستحق فیملی کے حالات کے مطابق گزر اوقات کے لئے ایک رقم مختص کردی جاتی ہے۔ جو ہر ماہ فیملی کو بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ عیدین کے موقع پر بھی تحفہ بطور عیدی بھجوایا جاتا ہے۔ نیز یتیم بچیوں کی شادی کے موقع پر بھی انہیں دفتر کی طرف سے تحفہ بھجوایا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں بعض اوقات فیملی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہنگامی اخراجات بھی کمیٹی کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔

کمیٹی کا اجلاس عموماً ہر تین ماہ بعد ہوتا ہے۔ بعض فوری نوعیت کے کیسز کی منظوری مکرم صدر صاحب کی طرف سے فوری طور پر دے دی جاتی ہے۔ سال میں ایک مرتبہ جولائی کے مہینہ میں تمام کیسز کا فیملی کے حالات کو مدنظر رکھ کر کمیٹی کے اجلاس میں جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور فیملی کے حالات کے مطابق اس میں اضافہ یا کمی کی جاتی ہے۔

"کفالت یکصد یتامیٰ" کیلئے کسی دفتر کی طرف سے کوئی مخصوص فنڈ نہیں ہے۔

اس کی آمد کا ذریعہ صرف اور صرف تحائف کی وہ رقم ہے۔ جو صاحب ثروت احباب الفضل میں اعلان پڑھ کر بھجواتے ہیں۔

ایک بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہانہ تک ہے۔

بچوں کی کفالت کا ذمہ لینے والے احباب ایک یا ایک سے زیادہ بچوں کے خرچ کی ادائیگی کا وعدہ کرتے ہیں۔ جس کی ادائیگی یکمشت یا ماہ بماہ کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ادا کی ہوئی رقم باقاعدہ ان کے نام ان کے کھاتہ میں درج ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے احباب وقتاً فوقتاً ایک خاصی رقم اس مد میں بھجواتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے تمام احباب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق بنائے

"انا وکافل الیتیم کہاتین"

کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ ہونگے

آمد کے اس واحد ذریعہ کی وساطت سے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ شکرانے کی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس تحریک میں حصہ لے کر اسے کمال تک پہنچانا جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جو قوم یتامیٰ سے حسن سلوک نہیں کرتی وہ قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی" (تفسیر کبیر)

خدا کرے کہ جماعت ہمیشہ ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ آمین۔

مکرم عبدالمنان طاہر صاحب مرحوم کا ذکر خیر

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

ہمارے نہایت ہی پیارے مخلص، محسن اور شفیق دوست برادرم عبدالمنان طاہر صاحب آف مظفر آباد آزاد کشمیر مورخہ 3 ستمبر 2001ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔

خدام الاحمدیہ کے زمانہ سے جب مظفر آباد دوروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ تب سے ہی ان کی مہمان نواز شخصیت اور دلکش شیریں طبیعت نے گرویدہ کرلیا۔ آپ اس عاجز سے محض للہ مخلصانہ دلی محبت رکھتے تھے۔ یہ رشتہ محبت اور مضبوط ہوا جب علم ہوا کہ آپ برادرم مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک لندن کے ماموں بھی ہیں۔ اکثر خاکسار کے ساتھ خط وکتابت رکھتے حسب ضرورت کتب وغیرہ منگواتے رہتے۔ اکثر مظفر آباد سے واپس آتے ہوئے وہاں کے مشہور کشمیری کلچے ساتھ کردیتے کہ آپ کی میزبانی اور محبت کی یاد دلاتے رہیں۔

ایک دفعہ خط میں اپنے بڑے بیٹے عبداالاکبر صاحب ایس ڈی او محکمہ فون کے لئے رشتے کے سلسلہ میں کوئی موزوں تجویز تلاش کرنے کے لئے لکھا کہ بہتر ہے پروفیشنل ڈاکٹر یا انجینئر لڑکی ہو۔ خاکسار نے مطلوبہ مختلف تجاویز تحریر کر کے ضمناً یہ بھی ذکر کیا کہ ربوہ میں ہماری ایک عزیزہ حنا نے انگریزی میں ایم اے کیا ہے۔ مگر چونکہ آپ کی خواہش ڈاکٹر وغیرہ کی ہے اسلئے ان تجاویز کا ترجیحاً پہلے ذکر کردیا ہے۔ ان کا محبت بھرا جواب آیا کہ آپ کی عزیزہ ہیں تو یہی کافی ہے۔ ان کے کوائف وغیرہ بھجوادیں۔ اور پھر یہی حنا ان کی بڑی بہو بنیں۔ جن کے ساتھ آخر تک آپ کا پدرانہ شفقت کا سلوک رہا اور ان سے بہت خوش تھے۔ ان دونوں میاں بیوی کو بھی کمال سعادت کے ساتھ خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ فالحمدللہ۔

مکرم طاہر صاحب جماعت مظفر آباد کے فعال رکن تھے مختلف خدمات دینیہ کی توفیق ان کو ملتی رہی۔ مکرم عطاء اللہ صاحب مرحوم سابق امیر ضلع کے ہمیشہ دست وبازو رہے۔ ان کی وفات پر امیر ضلع مظفر آباد کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔

دورہ مظفر آباد کے موقع پر قیام ہمیشہ آپ کے گھر میں ہوتا تھا جو جماعتی نمائندوں کے لئے گویا مہمان خانہ تھا۔ اور سابق امیر صاحب کی وفات کے بعد یہی جماعتی تقاریب کا مرکز بھی تھا۔ ہماری اتنی دفعہ میزبانی فرمائی کہ مظفر آباد کے تصور سے ہی ان کا نام سامنے آجاتا ہے۔

اپنے گھر میں مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتے۔ ایک دفعہ ذکر کیا کہ میرے والد نے مجھے نصیحت کی تھی کہ خاص طور پر جماعتی مہمانوں کی میزبانی میں بڑی برکت اور سعادت ہے۔ اس لئے میں آپ کو گھر ٹھہرانے کو ترجیح دیتا ہوں ورنہ کسی گیسٹ ہاؤس وغیرہ میں بآسانی انتظام کرواسکتا ہوں۔ اور بعض دفعہ جب موسم گرما کی تعطیلات میں بھی فیملی کے ساتھ مظفر آباد جانے کا پروگرام بن گیا تو ایسی سہولت کا اہتمام بھی فرماتے رہے۔ دوستوں کے دوست تھے اور غیر از جماعت احباب سے بھی بہت اچھے مراسم رکھتے تھے۔ خاکسار کے دورہ کے موقع پر تمام احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت کو اکٹھا کرنے کا انتظام فرماتے تاکہ علمی و دینی مسائل پر گفتگو ہوسکے۔ بارہا ایسے عمدہ مواقع میسر آئے اور کئی اہل علم نے ان مجالس سے استفادہ کیا۔ اپنی ایک بیٹی کی شادی کی تقریب پر اعلان نکاح کے لئے بطور خاص مظفر آباد مدعو کیا۔ اس موقع پر آپ کے متعدد سرکاری ہم منصب غیر از جماعت دوست اور افسران بااجمع تھے۔ آپ کی خواہش کے مطابق خطبہ نکاح میں اہلی زندگی میں سیرۃ النبیؐ کے حوالہ سے بھی گفتگو ہوئی جسے آپ کے مہمان دوستوں نے بہت سراہا اور آپ اس پر بہت خوش تھے کہ میرے دوستوں کو علم تو ہوا کہ ہم دین حق اور نبی کریم ﷺ سے کتنی محبت رکھتے ہیں۔

آپ بہت محنتی اور دیانتدار انسان تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے شعبہ اکاؤنٹس میں ترقی کرتے ہوئے آزاد کشمیر حکومت میں ڈپٹی اکاؤنٹینٹ جنرل کے عہدہ تک پہنچے۔ مگر کبھی اپنے عہدہ کی وجہ سے بڑائی کا اظہار نہیں کیا ہمیشہ ان کو عجز وانکسار سے ہی پیش آتے دیکھا۔ 1991ء میں بطور صدر خدام الاحمدیہ حضور انور کی منظوری سے کشمیری مہاجرین کی خدمت کا ایک سلسلہ شروع کرنے کی توفیق ملی تھی۔ جس کے ذریعہ خیمے، کمبل اور دیگر سامان ضرورت مظفر آباد بھجوا کر مستحق مہاجرین میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ اس سلسلہ میں مکرم طاہر صاحب مرحوم جیسے بااثر سرکاری افسر کا بھی بھرپور تعاون میسر رہا۔ آپ نے محکمہ آبادکاری مہاجرین کے کمشنر سے رابطہ کر کے تقسیم سامان کی نہ صرف اجازت حاصل کی بلکہ اپنے اطمینان کی خاطر خود مستحق مہاجرین میں یہ سامان تقسیم کرنے کی منظوری بھی لی۔ اس تقسیم کے دوران میں کئی پرانے رابطے بھی سامنے آئے۔

آپ کی کاوشوں سے ہی مظفر آباد میں جماعتی مرکز کے لئے راہ ہموار ہوئی۔ مرکز میں 9 ستمبر کی میٹنگ ناظمین انصار اللہ ضلع میں صدر صاحب انصار اللہ پاکستان نے بطور سابق ناظم انصاراللہ مظفر آباد مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار فرمایا۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

محترم سید ظہور احمد شاہ صاحب

انسان دوست جراثیم

جراثیم کا نام آتے ہی ہر شخص کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر شخص ان سے بچنے کی کوشش اور تدبیر میں لگا رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جراثیم کو بیماریاں پھیلانے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ انسان یہ سوچ کر حیران ہوتا ہے کہ آخر قدرت نے اس مخلوق کو کس لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن جس طرح زہریں انسان کی زندگی کو ختم کرنے کا ایک ذریعہ بن جاتی ہیں مگر انہی زہروں کو بطور تریاق بھی استعمال کیا جاتا ہے اور تریاق کی شکل میں وہ بجائے نقصان پہنچانے کے زندگی کو بچانے کا موجب بن جاتی ہیں اسی طرح اگرچہ جراثیم عموماً بیماریوں کو پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں لیکن ان میں سے بعض ایسے ہیں جو انسان کے کام آتے ہیں اور بہت ساری ایسی اشیاء دواؤں اور خوراک بنانے میں ممد ہوتے ہیں جو کہ شائد ان کے بغیر ناممکن ہو۔ اس کی مثال کے لئے وہ جراثیم پیش کئے جا سکتے ہیں جو ہماری آنتوں میں رہتے ہیں۔ وہ نہ صرف ہمیں کھانا ہضم کرکے اسے جزو بدن بنانے میں مدد دیتے ہیں بلکہ یہ حیاتین (Vitamins) کے مرکب کرنے میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں۔ اگر دنیا سے ہر قسم کے جراثیم کا خاتمہ ہو جائے تو ان ضروری اور انسان دوست جراثیم کے نہ ہونے سے انسانی زندگی کا بھی قلع قمع ہو جائے۔

بعض جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو انسان کے مختلف کاموں میں مدد کرتے ہیں۔ اور اس طرح نسل انسانی کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض کام جو یہ جراثیم کرتے ہیں ان کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

.جراثیم کی اکثریت انسانوں، جانوروں اور نباتات کے مردہ اجسام کو تحلیل کر دیتے ہیں اور ان کو ایسے مرکبات میں تبدیل کر دیتے ہیں جن کو پودے دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر جراثیم ان تمام مردہ اجسام کو تحلیل کرنے کا عمل ابتدائے آفرینش سے نہ کر رہے ہوتے تو یہ کرہ ارض صرف مردہ جسموں سے بھرا ہوا ہوتا اور نئے پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے یہاں رہنے کے لئے کوئی جگہ نہ ہوتی۔

یہ تو ہمیں علم ہے کہ جراثیم ہماری خوراک کو خراب کر دیتے ہیں عام گھروں میں بھی دودھ ڈبل روٹی، گوشت ان کے اثر سے ناقابل استعمال ہو جاتے ہیں۔ لیکن اب سائنس دانوں نے بعض جراثیم کو خوراک بنانے کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ امریکہ کی کمپنی آئی۔ سی۔ آئی نے ایک پروٹین نامی خوراک بنانی شروع کی ہے جو کہ جانوروں کی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ یہ پروٹین نامی خوراک جراثیم پر مشتمل ہوتی ہے اور تقریباً 80 فیصد لحمیات رکھتی ہے۔ اور اس کی انزائم ویلیو بھی کافی زیادہ ہوتی ہے۔

عام پائے جانے والے جراثیم لیکٹوبائی سلی اور سٹرپٹوکس کو پنیر اور دہی بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہ جراثیم لیکٹوز شوگر کو لیکٹیک ایسڈ میں تبدیل کر دیتے ہیں اور اس طرح یہ دونوں کھانے کی اشیاء معرض وجود میں آتی ہیں اسی طرح بعض دوسری کھانے اور پینے والی اشیاء میں جراثیم کا حصہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اس میں شراب سازی سب سے اول نمبر پر ہے۔ اس کے بعد بعض مشروبات اور بیکری کی مصنوعات میں بھی جراثیم کا استعمال خمیر اٹھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے سرکہ بھی اسی اصول کے تحت بنتا ہے۔

اگرچہ اکثر جراثیم بیماریاں پیدا کرنے کی وجہ بنتے ہیں لیکن بعض جراثیم کش ادویات بنانے کے کام آتے ہیں۔ جراثیم کی قسم "سٹرپٹومائی مین" سے تقریباً پانچ سو اقسام کی جراثیم کش ادویات بنائی جا چکی ہیں جن میں سے تقریباً پچاس کے قریب اس وقت زیر استعمال ہیں جو کہ انسانوں، حیوانات اور زرعی شعبے میں عام طور پر مستعمل ہیں۔ سٹرپٹومائی سین، کلورافینی کال اور ٹیٹرا سائیکلین ایسی دواؤں کی مثالیں ہیں۔

جن ملکوں میں تیل کے ذخائر موجود نہیں ہیں وہ ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ اس کا بدل ڈھونڈا جا سکے۔ اس کے لئے سورج، ہوا اور پانی سے حاصل ہونے والی توانائیوں کو استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن ان سب میں سے جراثیم سے حاصل ہونے والی توانائی کم خرچ اور آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کو بایو گیس کے نام سے جانا جاتا ہے اور امریکہ جیسے امیر ملک بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بایو گیس میں میتھین گیس پیدا ہوتی ہے جو جراثیم کی مدد سے بنتی ہے جبکہ اس سے الکحل بھی حاصل ہوتی ہے جسے گیسوہول کہتے ہیں اور یہ بھی بطور ایندھن استعمال کی جا سکتی ہے بایو گیس یا گیسوہول پیدا کرنے کے لئے شہروں کا کوڑا کرکٹ، جانوروں کا بول و براز، ردی کاغذ اور راب جیسی بے کار اور فالتو چیزیں اس مقصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ بایو گیس گھروں میں کھانا پکانے، روشنی کے لئے بلب جلانے۔ ٹریکٹروں اور کاروں میں بطور ایندھن استعمال کی جا سکتی ہے۔ بایو گیس یا گیسوہول کی یہ بھی خوبی ہے کہ یہ زیادہ آسانی سے سٹور اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جا سکتی ہے۔

کسی بھی شہر میں گھروں سے فالتو اور بے کار مواد اکٹھا کرکے ایک ٹینک میں جمع کر دیا جاتا ہے اور پھر اس مواد کو مختلف قسم کے جراثیم کی مدد سے قابل استعمال چیزوں میں تبدیل کر لیا جاتا ہے۔ یہ جراثیم نامیاتی مادے کو تحلیل کرتے ہیں جو بطور کھاد استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے میتھین گیس (بطور ایندھن جلانے والی گیس) بھی حاصل ہوتی ہے۔

پلاسٹک فی زمانہ ایک مصیبت بنا ہوا ہے کیونکہ جراثیم بھی اس کو تحلیل نہیں کر سکتے اب اس کا متبادل ایک اور پیکنگ میٹریل بنایا جا رہا ہے جو کہ ایک قسم کے جراثیم کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ اسی کا نام پلولان رکھا گیا ہے۔

ان بیان کئے گئے کاموں کے علاوہ جراثیم کو تیل کی آلودگی ختم کرنے، ہارمونز اور اسی طرح کی دوسری فائدہ مند اشیاء بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اب جینیٹک انجینئرنگ کو استعمال کرتے ہوئے اس میدان میں بہت زیادہ اور جلدی ترقی ہو رہی ہے۔ یہ تمام امور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ جراثیم انسان کی خدمت کے لئے کس قدر کام کر رہے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33680 میں عطاء النور ولد ملک عبدالمجید اعوان مرحوم قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2/5 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد مرحوم مکان مالیتی -/150000 روپے جس کے وارث والدہ صاحبہ پانچ بھائی ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء النور 2/5 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 خالد محمود سدھو وصیت نمبر 24092

مسل نمبر 33681 میں تنزیل طاہر زوجہ طاہر احمد کاشف مربی سلسلہ قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ حال کوارٹر نمبر 38 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-11-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/25000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی -/52000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/77000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ تنزیل طاہر کوارٹر نمبر 38 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف مربی سلسلہ وصیت نمبر 27073 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 حمید احمد ظفر وصیت نمبر 19795

مسل نمبر 33682 میں امۃ الحفیظ بھٹی زوجہ محمد نواز مومن معلم وقف جدید قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/50 روپے۔ اور مکان برقبہ 5 مرلہ واقع محلہ دارالشکر ربوہ مالیتی -/250000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/250050 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحفیظ بھٹی محلہ دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 محمد نواز مومن معلم وقف جدید وصیت نمبر 23185 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید عبدالجبار وصیت نمبر 28464 بیت الاحمد دارالنصر ربوہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم شکر اللہ صاحب کے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب سابق زعیم انصار اللہ ڈسکہ کلاں بوجہ فالج گوجرانوالہ کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ اور طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب سے صحت یابی کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

تقریب نکاح و رخصتانہ

عزیزہ مکرمہ ناصرہ احمد صاحبہ بنت مکرم صوفی غلام احمد صاحب کھیوے والی ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ مکرم قدرت اللہ صاحب ابن مکرم عطاء اللہ صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم اطہر حفیظ صاحب فراز مربی سلسلہ وزیر آباد نے بمقام بندھن میرج ہال وزیر آباد پڑھا۔ یہ تقریب جمعۃ المبارک 19 اکتوبر 2001ء کو عمل میں آئی۔ بعد ازاں شام پانچ بجے رخصتی عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم انور اقبال سیفی صاحب بابت ترکہ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ)

مکرم انور اقبال سیفی صاحب ابن مکرم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب چاند باغ سکول۔ شیخوپورہ مرید کے روڈ۔ شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب اور والدہ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/24 برقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالیمن ربوہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم ظفر اقبال سیفی صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ بشریٰ طاہر صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرم محمد اقبال سیفی صاحب (بیٹا)
(4) مکرم اظہر اقبال سیفی صاحب (بیٹا)
(5) مکرم انور اقبال سیفی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضرورت چوکیدار

بیت المھدی گولبازار ربوہ کے لئے خادم و چوکیدار کی ضرورت ہے۔

خواہشمند احباب صدر محلہ دارالصدر جنوبی سے رابطہ کریں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ناصرہ روحی اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب کو مورخہ 15-10-2001 دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالسمیع خاں صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) کا نواسہ اور چوہدری محمد زمان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چوہڑمنڈ ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "حاشر احمد" عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی زندگی عطا فرمائے نیک اور خادم دین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مہر دین صاحب صاحب بابت ترکہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ)

مکرم مہر دین صاحب ولد مکرم رسول بخش صاحب ساکن مکان نمبر 7/16 دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 7/16 دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ درخواست کے مطابق یہ قطعہ درج ذیل تین ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے:-

(1) مکرم علی محمد صاحب کے نام 5 مرلے (بیٹا)
(2) مکرم محمد اسحق صاحب کے نام 10 مرلے (بیٹا)
(3) خاکسار مہر دین کے نام 5 مرلے (خاوند)

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم عبدالستار صاحب (بیٹا)
(2) مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کرو۔ پھر کہا یا رسول اللہ (مطلب یہ تھا کہ مجھے قرآن کریم کے روزانہ ختم کرنے کی تو اجازت فرمادیں) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتہ میں ایک ختم کر لیا کرو۔ تو اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا قرآن کریم کا ختم تین دن میں کر لیا کرو اس سے جلدی کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص 177-178)

عالمی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

طالبان نے امریکی طیارہ مار گرایا۔ امریکہ کے بی 52 بمبار طیاروں نے مسلسل چوتھے روز افغانستان میں کارپٹ بمباری جاری رکھی۔ اور ہلمند میں واقع سب سے بڑے ڈیم کو نقصان پہنچایا۔ مزید بمباری کی صورت میں ڈیم کا پانی بہہ جانے سے ہزاروں افراد کے ڈوب جانے کا خطرہ ہے۔ دوسری جانب طالبان نے یہ اعلان کیا ہے کہ انہوں نے مزار شریف کے مغرب میں امریکی طیارہ مار گرایا ہے۔ طالبان کے متعدد ذرائع نے جلال آباد میں اے ایف پی کو بتایا کہ صوبہ بلخ کے ضلع چار بولاک میں یہ طیارہ اینٹی ائیر کرافٹ گن کا نشانہ بنا۔ جلال آباد میں طالبان کی باختر نیوز ایجنسی کے سربراہ نے کہا ہے کہ ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ طیارہ مار گرایا گیا ہے۔

اندھا دھند بمباری سے 3 گاؤں مٹ گئے۔ امریکی طیاروں نے اندھا دھند بمباری کر کے تین گاؤں صفحہ ہستی سے مٹا دیئے۔ اطلاعات کے مطابق 72 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔ تباہ ہونے والے یہ گاؤں قندھار کے نوح میں واقع جوکر کاریز میں معصوم بچوں اور خواتین سمیت 60 شہری بھی ہلاک ہو گئے۔ جلال آباد کے قریب گاؤں بلوچ کو بھی تباہ کر دیا گیا جبکہ ننگر ہار کے ڈسٹرکٹ خوگیانی کا گاؤں بھی صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ جس سے بچوں سمیت 12 افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں سے کسی کا بھی تعلق القاعدہ سے نہیں تھا۔

اسرائیلی حملوں میں 6 فلسطینی ہلاک۔ اسرائیلی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں میں 6 فلسطینی ہلاک اور کم سے کم 21 فلسطینی زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی فوجیوں نے جنگی ہیلی کاپٹروں، ٹینکوں اور توپ خانے سے متعدد فلسطینی علاقوں کو نشانہ بنایا۔

اسرائیل فلسطینی حکومت اور عوام کو مٹانے کے درپے ہیں۔ فلسطینی انتظامیہ نے کہا ہے کہ اسرائیل عالمی رائے کو گمراہ کرنے کے لئے فلسطینی علاقوں سے انخلاء کا ڈرامہ کر رہا ہے۔

پاکستان پر دباؤ ڈالیں گے۔ جاپان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے لئے پاکستان پر دباؤ ڈالے گا اور یہ انتباہ بھی کرے گا کہ انکار کی صورت میں جاپان دوبارہ پاکستان پر پابندیاں عائد کر سکتا ہے۔

بھارتی حکومت اور فوج میں اختلافات موجود ہیں۔ آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت اور اس کی فوج میں اختلاف دکھائی دیتا ہے۔ دونوں کے درمیان کوئی ذہنی ہم آہنگی موجود نہیں۔ انہوں نے مزید کہا بھارتی حکومت کہتی ہے کہ وہ کنٹرول لائن پار کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی، لیکن بھارتی فوج اس سے متضاد بیان جاری کر رہی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں 22 فوجی ہلاک۔ مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر کے سرحدی ضلع کپواڑہ میں 16 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا جبکہ تحریک المجاہدین نے لولاب اور کرالہ پورہ میں فوجی دستے پر حملہ کر کے 6 فوجی ہلاک کر دیئے۔

پاکستان اور بھارت مسئلہ کشمیر پر تصادم سے بچیں۔ امریکہ کے وزیر خارجہ کولن پاول نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر کسی بھی تصادم سے بچنے کے لئے انتہائی احتیاط برتیں۔ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر گہری تشویش ظاہر کی۔ اور کہا کہ امریکہ پاکستان کو ضبط و تحمل سے کام لینے پر زور دے رہا ہے۔

امریکہ کسی کو سزا دینے کا اختیار نہیں رکھتا۔ عراق کے پاکستان میں سفیر عبدالکریم محمد اسود نے کہا ہے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف ہیں لیکن امریکہ نے افغانستان میں جو اقدامات اٹھائے ہیں وہ عالمی قوانین کے خلاف ہیں۔ اس کے پاس اسامہ بن لادن پر حملہ کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ امریکہ عالمی عدالت انصاف میں جائے۔ اگر اسامہ مجرم ہے تو اسے عالمی عدالت انصاف سزا دے گی۔ امریکہ کسی کو سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔

افغان مشن پر جانے سے انکار۔ برطانوی کمانڈر بریگیڈیئر راجر لین نے کمانڈوز کو افغانستان بھیجنے کے فیصلے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ افغانستان کے بارے میں مکمل انٹیلی جنس اور معلومات کے بغیر برطانوی کمانڈوز کو وہاں بھیجنا مناسب نہیں۔ اور کمانڈوز بھی افغان مشن کے لئے مکمل طور پر تیار نہیں اور حکومت کو اس سلسلے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ 20 ہزار فوجی دس سال سے ریگستانوں میں مشقیں کر رہے ہیں۔ قوت برداشت میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ کمانڈوز افغانستان کے خلاف آپریشن کے لئے مزید تیاری کیلئے 2 ہفتے کا وقت چاہتے ہیں۔ اس مشن میں کامیابی کا یقین نہیں۔ اصل مسئلہ اسامہ کے خفیہ ٹھکانوں کی تلاش کا ہے۔

تبدیلی پتہ

خان سینٹری ورکس اقصیٰ روڈ سے تبدیل ہو کر کالج روڈ نزد یونائیٹڈ مارکیٹ آ گئی ہے

خان سینٹری ورکس کالج روڈ ربوہ

پروپرائٹر: فیاض احمد خان فون 212831

ملکی خبریں

ربوہ: 2 نومبر 2001ء
ہفتہ 3 نومبر- غروب آفتاب: 5-20
اتوار 4 نومبر- طلوع فجر : 5-02
اتوار 4 نومبر- طلوع آفتاب: 6-25

اکتوبر میں انتقال اقتدار ہو جائے گا- صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ عوام کی اکثریت حکومت کے ساتھ ہے اور قوم جانتی ہے کہ حکومت نے عالمی دہشت گردی کے خلاف بننے والے اتحاد میں شمولیت کا فیصلہ وسیع تر قومی مفاد میں کیا ہے- پاکستان کی اس اتحاد میں شمولیت سے واضح ہو گیا ہے کہ پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے- نومنتخب ناظمین عوام کو صحیح صورت حال سے آگاہ کریں اور جو عناصر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کا محاسبہ کریں- وہ نومنتخب ناظمین سے خطاب کر رہے تھے- انہوں نے کہا کہ چاہے حکومت کے لئے جو بھی حالات ہوں پاکستان میں عام انتخاب سپریم کورٹ کی دی گئی مدت میں اکتوبر 2002ء میں کروا دیئے جائیں گے- اور اکتوبر میں ہی اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے گا-

ایٹمی ہتھیار مکمل محفوظ ہیں- پاکستان نے اپنے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے خدشات کو بے بنیاد قرار دے کر یکسر مسترد کر دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام کے مکمل کنٹرول و تحفظ کی صلاحیت رکھتا ہے وزیر خارجہ عبدالستار نے اسلام آباد میں معمول کی پریس بریفنگ کے دوران خصوصی آمد پر بعض بین الاقوامی جریدوں میں شائع ہونے والی پاکستان کے ایٹمی پروگراموں سے متعلق رپورٹوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہمارے ایٹمی پروگرام پر آج تک تشویش کا حامل کوئی واقعہ پیش نہیں آیا-

اکثریت حکومت پالیسیوں کی حمایت کرتی ہے- صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملک میں لوگوں کی بھاری اکثریت حکومت کی پالیسیوں کی حمایت کرتی ہے اور اسی کو فوقیت حاصل ہونی چاہئے- پنجاب کے ضلعی ناظمین سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستانی باشندوں کی بھاری اکثریت اعتدال پسند، ترقی پسند اور امن پسند ہے-

زر مبادلہ کے ذخائر 3 ارب 60 کروڑ سے تجاوز- سٹیٹ بنک کے گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے کہا ہے کہ پاکستان میں زر مبادلہ کے ذخائر 3 ارب 60 کروڑ ڈالر سے تجاوز کر گئے ہیں جو ملک کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے- وہ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ظہرانے میں ملک بھر سے آئے ہوئے تاجروں اور کاروباری حضرات سے بات چیت کر رہے تھے-

جاوید ہاشمی نیب کے سپرد- پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائمقام صدر مخدوم جاوید ہاشمی کو چمبہ ہاؤس منتقل کر دیا گیا ہے- احتساب بیورو پنجاب کی طرف سے جاری کی گئی پریس ریلیز کے مطابق انہیں معلوم ذرائع سے زائد کروڑوں روپے مالیت کے غیر قانونی اثاثے بنانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے- ان اثاثوں میں ایک کروڑ 13 لاکھ روپے کے بنک اکاؤنٹ کے علاوہ 32 لاکھ روپے سے زائد مالیت کی دو پجارو، کوٹ ادو میں 350 کنال اراضی وغیرہ شامل ہیں- احتساب بیورو نے انہیں احتساب عدالت میں پیش کر کے 14 روز کے لئے جسمانی ریمانڈ حاصل کر لیا ہے-

انقلاب کا خطرہ نہیں- دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر افغانستان پر ماہ رمضان کے دوران بھی حملے جاری رہتے ہیں تو صدر جنرل مشرف کی حکومت کے خلاف انقلاب کا کوئی خطرہ نہیں- دفتر خارجہ میں پریس بریفنگ کے دوران ترجمان نے کہا کہ پاکستان میں صورت حال پر امن اور کنٹرول میں ہے اس موقع پر فوجی حکومت کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا کہ ایسی اطلاعات غلط ہیں- پتہ نہیں ایسے بیانات کس نے دیئے ہیں اور یہ بھی پتہ نہیں کہ ایسے بیانات کا مطلب کیا ہے- انہوں نے کہا 99.9 فیصد عوام موجودہ صورت حال کو مکمل طور پر سمجھتے ہیں- انہوں نے کہا ماضی میں جن لوگوں نے حکومت کے خلاف مظاہرے کئے اگر ان کا تناسب کیا جائے تو ان کی تعداد 0.01 فیصد سے زیادہ نہیں- انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ کے رہنما جاوید ہاشمی کو لاہور میں علاقائی احتساب بیورو نے اس لئے گرفتار کیا ہے کہ ان کے پاس اثاثے ان کی قانونی آمدن سے زیادہ ہیں-

انتہا پسندوں کو پہیہ جام یا شٹر ڈاؤن نہیں کرنے دوں گا- گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) خالد مقبول نے کہا ہے کہ وہ امن و امان کے قیام کے لئے دینی جماعتوں کی قیادت کے ساتھ براہ راست مذاکرات کے لئے تیار ہیں- تاہم یہ بات طے شدہ ہے کہ 9 نومبر کو جو کوئی بھی قانون ہاتھ میں لے گا حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے پوری طاقت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے- پنجاب کابینہ کی قانونی اور آئینی حیثیت بالکل برقرار ہے- آئینی ماہرین اور اٹارنی جنرل سے اس حوالے سے مشورہ کیا گیا ہے- ان کی رائے کے مطابق نیا گورنر آنے سے کابینہ کو دوبارہ حلف اٹھانے کی ضرورت نہیں- انہوں نے کہا کہ انتہا پسندوں کی کال پر صوبے میں پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن نہیں کرنے دوں گا- ایسے عناصر سے نمٹنے کے لئے پولیس، انتظامیہ اور رینجرز موجود ہیں- ضرورت پڑی تو فوج کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی-

پاکستان اور بھارت کی فوجیں اگلے مورچوں پر- پاکستان اور بھارت نے اپنی افواج کو باہمی سرحدوں اور کشمیر پر کنٹرول لائن کے قریب تعینات کر دیا ہے- بھارتی حکام کے مطابق پاکستان اپنی افواج کو سرحد اور کشمیر کنٹرول لائن کے قریب لے آیا ہے-

کسی پاکستانی سائنسدان کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جا رہا- حکومتی ترجمان نے کہا ہے کہ ڈاکٹر بشیر الدین سمیت کسی سائنسدان کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جا رہا اس حوالے سے شائع ہونے والی خبروں کے بارے میں ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ اس قسم کی تمام قیاس آرائیاں غلط اور بے بنیاد ہیں ایسا کوئی معاملہ زیر غور نہیں-

پاکستان سے ایٹمی ٹیکنالوجی افغانستان منتقل کرنے کا الزام غلط ہے- طالبان نے افغانستان پر امریکی حملوں کے باعث تیسری عالمی جنگ شروع ہونے کے خدشے کے پیش نظر مسلم امہ پر زور دیا ہے کہ اسلام اور اسلامی طاقتوں کے خلاف بڑی سازش کو ناکام بنانے کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں- افغانستان کے نائب سفیر اور طالبان کے ترجمان نے پینل انٹرویو میں کہا کہ تمام دنیا اور قدرتی وسائل پر تسلط جمانے کے لئے امریکہ کے سیاسی مقاصد کے نتیجے میں تیسری عالمی جنگ ہو سکتی ہے- انہوں نے کہا کہ امریکہ کھلم کھلا کہہ رہا ہے کہ حملے افغانستان تک محدود نہیں رہیں گے- اور امریکہ انتھراکس کو بغداد سے منسلک کر کے عراق پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے- انہوں نے کہا کہ دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا- اسلام آباد سے کابل ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل ہونے کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ اسلامی دنیا کو ایٹمی صلاحیت سے محروم رکھنے کی واضح کوشش ہے- انہوں نے کہا کہ امریکہ سازش کے تحت یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام محفوظ ہاتھوں میں نہیں تا کہ اسے ختم کرا سکے-

دیسی گھی اور مکھن

ہمارے ہاں دیسی گھی مکھن اور کریم اعلیٰ کوالٹی میں دستیاب ہے-

خان ڈیری انڈسٹریز

1/38 دار الفضل ربوہ فون 213207

خوشخبری

ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام

بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں

44 روپے فی لیٹر دستیاب ہے

رابطہ: سمیع اللہ باجوہ نزد رؤف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا)-/30 روپے ڈاک خرچ 30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ فون 212434-211434

جینئس شارٹ کمپیوٹر کورس

رمضان المبارک میں ایک ماہ کے دورانیہ کا ایک بے حد مفید شارٹ کمپیوٹر کورس ڈیزائن کیا گیا ہے- اس کی فیس صرف ایک ہزار روپے ہے- اور اس میں باقی بنیادی چیزوں کے علاوہ خاص طور پر انٹرنیٹ اور ای میل سے آگاہی دلائی جائے گی- سابقہ طلباء اس سے آدھی فیس میں کمپیوٹر کا ریفریشر کورس کر سکتے ہیں- فوری رابطہ کیجئے- نشستیں محدود ہیں-

نیشنل کالج 23- شکور پارک

ربوہ فون: 212034

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

صحت صرف معیاری ادویات کے ساتھ

بااعتماد ہومیو پیتھک جرمن و لوکل ادویات مثلاً پوٹینسیز- مدر ٹنکچرز بائیوکیمک ادویات نیز گولیاں- ٹکیاں شوگر آف ملک اور ہومیو پیتھک کتب بہتر معیار اور مناسب قیمت کے ساتھ 40 سال سے آپ کی خدمت میں کوشاں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ